



THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, December 26, 2014
(109th Session)
Volume IX, No. 05
(Nos. 01-12)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume X
No.05

SP. X(05)/2014
15

CONTENTS

1. Recitation from the Holy Quran.....	1
2. Leave of Absence.....	2
3. Privilege Motion moved by Senator Khalida Parveen regarding Indifferent Behaviour of Dr. Altaf Shah towards the honourable Senator	2
4. Legislative Business: The Gas (Theft Control and Recovery) Bill, 2014	3
5. Further Discussion on the Commenced Motion regarding the Incident of Attack by Terrorists on Army Public School in Peshawar 5	
• Senator Muhammad Zahid Khan	5
• Senator Abdul Rauf.....	11
• Senator Osman Saifullah Khan.....	11
• Senator Hamza.....	14
• Senator Mushahid Hussain Sayed.....	15
• Senator Saeeda Iqbal	18
6. Condonation of Delay and Presentation of Report by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi regarding the Special Committee on Senate Secretariat Employees Cooperative Housing Society ...	21
7. Point of Order raised by Senator Abdul Ghafoor Haideri to Maintain National Consensus	23
8. Point of Order Raised by Senator Saeed Ghani Regarding Creation of a Fund for Fighting Terrorism	24
9. Point of Order Raised by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi Regarding Victimization of People of Karachi by Police	25

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, December 26, 2014

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirteen minutes past eleven in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Ahmed Hassan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ۚ
الْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۖ مَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبِعْهُ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَأَدَّاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۚ ذَٰلِكَ
تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۖ مَّنِ اعْتَدَىٰ بِعَدَاةٍ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾ وَكَفِّرْ فِي
الْقِصَاصِ حَيَوةً يَأُولِ الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٧٩﴾

ترجمہ: مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص (یعنی خون کے بدلے خون) کا حکم دیا جاتا ہے (اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد (مارا جائے) اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔ اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) خوش خوئی کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ یہ پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے آسانی اور مہربانی ہے جو اس کے بعد زیادتی کرے اس کے لیے دکھ کا عذاب ہے۔ اور اے اہل عقل! قصاص میں (تمہاری) زندگانی ہے کہ تم (قتل و خونریزی سے) بچو۔

(سورۃ البقرہ آیات: 178 تا 179)

Leave of Absence

جناب پریذائڈنگ آفیسر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب حمزہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: مولانا تنویر الحق صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 19, 22 and 24 December کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: نوابزادہ محمد اکبر گسی نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

Privilege Motion moved by Senator Khalida Parveen regarding Indifferent Behaviour of Dr. Altaf Shah towards the honourable Senator

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جی، خالدہ پروین صاحبہ! آپ move کریں۔
سینیٹر خالدہ پروین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں نے باضابطہ طور پر 28 نومبر 2014 جمعہ کے دن ڈاکٹر الطاف شاہ، ماہر آرٹھو پیڈک سرجن، پولی کلینک اسلام آباد سے دن 12 بجے کا وقت لیا۔ میں پونے 12 بجے وہاں پہنچ گئی۔ اندر اطلاع دی تو انہوں نے کہا کہ دس منٹ انتظار کریں کیونکہ ان کے کمرے میں جگہ نہیں تھی۔ اس لیے میں ان کے ملحقہ کمرے میں physiotherapy کے لیے چلی گئی اور پانچ منٹ بعد واپس آئی تو وہ اپنے کمرے سے باہر جا رہے تھے۔ میں نے انہیں روکا اور کہا کہ میں آپ کا انتظار کر رہی تھی تو انہوں نے میری بات سنی ان سنی کی اور چلے گئے۔ میں نے ان کے عملے کے ایک اہلکار کو بھیجا تاکہ وہ انہیں میرے بارے میں بتائے مگر ڈاکٹر الطاف شاہ واپس نہ آئے۔ میں Executive Director کے دفتر گئی تو کسی نے میری طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ میں اسی تکلیف کے ساتھ واپس آ گئی۔

سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کا رویہ منتخب نمائندوں کے ساتھ ایسا ہے تو پھر عام انسان کے ساتھ ان کا رویہ کیا ہوگا، معزز ایوان، بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ جناب چیئر مین! دستور پاکستان کے مطابق ریاست

کی ذمہ داری ہر شہری کی زندگی کا تحفظ کرنا ہے۔ اس ضمن میں صحت کا شعبہ ایک فلاحی حیثیت رکھتا ہے تاہم اس وقت صحت کا شعبہ اس قدر قومی انحطاط کا شکار ہو چکا ہے کہ ہمارے مسیحا جن کا نصب العین زندگی کا تحفظ ہے، بڑے کاروباری لوگ بن چکے ہیں۔ ان کے نزدیک زندگی اور انسانیت کی قدر ختم ہو چکی ہے۔ دولت، مراتب اور ظاہری شان و شوکت نے تمام انسانی قدروں کو چندھیا کر رکھ دیا ہے۔ اب سرکاری ہسپتالوں میں انسانیت ذلیل و خوار اور منتخب نمائندے بھی بے توقیر ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹروں کی متحرک lobbies اس قدر طاقتور ہو چکی ہیں کہ ان کی لاپرواہی کی بدولت مر جانے والے مریضوں کے لواحقین کو انصاف بھی نہیں ملتا۔ سرکاری ہسپتالوں میں غیر فطری اموات کی شرح خوفناک حد تک بڑھ چکی ہے جبکہ کسی بھی ذمہ دار ڈاکٹر کے خلاف کوئی ٹھوس کارروائی کرنا عملاً ناممکن ہو چکا ہے۔ ان حالات نے ڈاکٹروں کے منظم گروہوں کے دل و دماغ سے خوفِ خدا کو نکال دیا ہے۔ ڈاکٹر الطاف شاہ، orthopedic surgeon Poly Clinic, Islamabad کا غیر اخلاقی، غیر انسانی اور غیر قانونی رویہ ان حالات کا غماز ہے جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جائے۔ شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: Is it opposed?

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq (Leader of the House): Mr. Chairman, I think the matter should go before the Standing Committee on Privileges.

Mr. Presiding Officer: The motion is referred to the concerned Committee. Legislative business

لے لیتے ہیں، جمعے کا دن بھی ہے۔ جی شاہد خاقان عباسی صاحب۔

Legislative Business:

The Gas (Theft Control and Recovery) Bill, 2014

Mr. Shahid Khaqan Abbasi (Minister for Petroleum and Natural Resources): Sir, I beg to move that the Bill to provide for prosecution of cases of gas theft and other offences relating to gas and to provide a procedure for recovery of amounts due [the Gas (Theft Control and Recovery) Bill, 2014], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that the Bill to provide for prosecution of cases of gas theft and other

offences relating to gas and to provide a procedure for recovery of amounts due [the Gas (Theft Control and Recovery) Bill, 2014], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once. Is it opposed? Not opposed. We may now take up second reading of the Bill i.e., clause by clause consideration of the Bill, clause 2 to 31. There are no amendments. The question is that Clause 2 to 31 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 2 to 31 stand part of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do form part of the Bill.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Clause 1, the Preamble and the Title stand part of the Bill. Item No. 3. Mr. Shahid Khaqan Abbasi Minister for Petroleum and Natural Resources may move Item No. 3.

Mr. Shahid Khaqan Abbasi: Sir, I beg to move that the Bill to provide for prosecution of cases of gas theft and other offences relating to gas and to provide a procedure for recovery of amounts due [The Gas (Theft control and Recovery) Bill, 2014] be passed.

Mr. Presiding Officer: Now I put the motion to the House. It has been moved that the Bill to provide for prosecution of cases of gas theft and other offences relating to gas and to provide a procedure for recovery of amounts due [The Gas (Theft control and Recovery) Bill, 2014] be passed.

(The motion was carried)

Further Discussion on the Commenced Motion regarding the Incident of Attack by Terrorists on Army Public School in Peshawar

Mr. Presiding Officer: The motion is adopted and the Bill stands passed. We may now take up Item No. 4, regarding further discussion on the following unanimously agreed motion:-

“The House may discuss the incident of attack by terrorists on Army Public School in Peshawar”

جی زاہد خان صاحب۔

Senator Muhammad Zahid Khan

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! جو واقعہ پشاور کے آرمی پبلک سکول میں ہوا، ایسا واقعہ دنیا میں آج تک کہیں رونما نہیں ہوا۔ جس طرح ہمارے ملک کے ننھے بچوں کو ذبح کیا گیا، جن کی آنکھوں اور سر میں اسلام کے نام پر گولیاں ماری گئیں۔ وہ تنظیمیں جو اپنے آپ کو اسلام کی علمبردار سمجھتی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جو ہم کہتے ہیں وہ صحیح ہے۔ جناب والا! اگر آپ کو یاد ہو کہ ہم پچھلے ایک سال سے چیختے رہے۔ Treasury Benches کے معزز رکن نے اس ایوان میں Article 148 کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ law and order situation بہتر نہیں کر سکتی تو پھر وفاقی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جناب والا! یہ واقعہ ہوا لیکن آپ کو کس بات کی خوشی ہوئی کہ عمران خان نے دھرنا ختم کر کے بہت اچھا کام کیا، ان کے ساتھ بیجہتی کا اظہار کیا اور وفاقی حکومت اس بات پر خوش ہوئی کہ اس کی جان چھوٹ گئی۔ یہ ذمہ داری کس پر fix کی گئی؟ 140 ننھے بچوں کے وحشی انداز میں گلے کاٹ دیے گئے، ان کی آنکھوں اور سر میں گولیاں ماری گئیں، مجھے بتایا جائے کہ اس کی ذمہ داری کس پر تھی؟ آج تک کسی ایک بھی سپاہی نے استعفیٰ نہیں دیا کہ یہ میری ذمہ داری تھی۔ اب ہم شمعیں جلائیں گے، پھول رکھیں گے، آنسو بہائیں گے اور مذمتیں کرتے رہیں گے جبکہ وفاقی اور صوبائی حکومتیں یہی کام کرتی رہیں، اس بات پر ہمیں شرم آنی چاہیے، عوام کو نہیں اس State کو۔ اگر ہماری یہی صورت حال رہی۔ یہ تین پارٹیاں! مسلم لیگ (ن)، جماعت اسلامی اور پی ٹی آئی کہتی تھیں کہ یہ امریکا کی جنگ ہے، آج بھی انہوں نے نہیں کہا کہ ہم نے غلطی کی، ہم نے قوم سے غلط بیانی کی تھی۔ یہ لوگ قوم کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ جیسا کہ آج ہمارا اتحاد بن گیا، جب اتحاد نہیں تھا تو کیوں نہیں تھا، اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ جب آپ کہتے تھے کہ امریکہ کی جنگ ہے، جب ہم کہتے تھے کہ ہماری جنگ ہے۔ آپ اس لیے امریکہ کی جنگ کہتے تھے کہ

جب الیکشن میں جائیں گے تو آپ کو کوئی کچھ کہے گا نہیں اور آپ الیکشن جیت کر بیٹھ جائیں گے، اس ملک کے ساتھ یہی ہوا۔ کوئی ذمہ داری نہیں لینا، کیوں؟ یہ قصور کس کا تھا؟ یہ جنگ جو ہم کہتے رہے کہ ہماری ہے اور یہ لوگ کہتے رہے کہ ہماری نہیں ہے، امریکہ کی جنگ ہے۔ آج یہ کہتے ہیں کہ ہماری جنگ ہے تو کیا آپ نے قوم سے معافی مانگی کہ جو ہم نے پہلے کہا تھا وہ غلط تھا؟ یا آج جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ صحیح ہے یا یہ واقعہ ہوا، اس کا ذمہ دار کون ہے۔

بڑے ادب کے ساتھ، ہمارے لیڈر جب بیٹھتے ہیں، پرسوں بیٹھے تھے۔ جناب! میں ایک سیاسی کارکن ہونے کے ناتے کہہ رہا ہوں، آج بھی ہم عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اس پر خوش ہیں کہ سب ایک نقطے پر اکٹھے ہوئے ہیں۔ جناب! وہ کونسا نقطہ ہے؟ کیا ہم نے یہ تہیہ کیا ہے کہ جو ضیاء الحق کی پینتیس سالہ پالیسی تھی اس کو ختم کر رہے ہیں؟ جناب! آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں ہمارا جو 'میدان' علاقہ ہے، جماعت اسلامی کے رہنما جو اس وقت ان کے امیر ہیں، انہوں نے حزب المجاہدین کے رہنما کو وہاں لے جا کر جلسہ کروایا، صلاح الدین کا میدان علاقہ۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان اور کشمیر دونوں میں جہاد کریں گے۔ میں کچھ تنظیموں کا نام لوں گا، مشاہد حسین صاحب بھی وہاں بیٹھے تھے، ان سے بھی میرا سوال ہے کہ کیا کسی نے یہ سوال اٹھایا کہ ان تنظیموں کا نام کوئی تولے سکے۔ کسی میں جرات ہے کہ ان کا نام لے لیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محمد زاہد خان: کہہ رہے ہیں کہ اٹھایا گیا، چلواٹھا گیا۔ آپ مجھے بتائیں دفاع پاکستان کے تین، چھ لیڈر، اس کے لیے آپ نے وہاں پر کیا لائحہ عمل تیار کیا، اس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ کل وہ پھر ادھر بیٹھیں گے اور کہیں گے کہ دفاع پاکستان آپ کے نام نہیں ہے۔ دفاع پاکستان صرف حکومت کے پاس، State کا ہے۔ کیا آپ نے جنرل حمید گل، حافظ سعید، فضل الرحمن خلیل، مولانا سمیع الحق کا نام لیا؟ کل وہ پھر اس stage پر بیٹھیں گے۔ کیا آپ نے ان کو بلایا، ان کو کہا کہ اب یہ چیز ختم ہے۔ اگر آپ ختم نہیں کریں گے تو آپ کے خلاف action لیں گے۔ آپ نے کچھ بھی نہیں کیا۔ آپ قوم کو اور دھوکا نہ دیں۔ کالعدم تنظیموں میں سے کسی ایک کا بھی نام نہیں لیا گیا۔ آپ نے جیش محمد کے مسعود اظہر کو کشمیر لے جا کر جلسہ نہیں کروایا؟ آپ اپنے آپ اور قوم کو دھوکا دے رہے ہیں۔ آج بھی میرے علاقے میں banned تنظیمیں recruitment کر رہی ہیں، ان کے دفتر کھلے ہیں۔ آپ صرف باتیں کر رہے ہیں کہ ہم اکٹھے بیٹھ گئے، ہم نے military courts دیے۔ کیا یہ مسائل کا حل ہے؟ یہ حل نہیں ہے۔ خدا را! اس قوم کے ساتھ اور مذاق نہ کریں، اس وقت آپ نے ان policies کو ختم کرنا ہے جو پینتیس سال پہلے بنی ہیں، ان کا تو ذکر ہی نہیں کیا گیا۔ آپ کے لوگ stage پر، ٹی وی پر کہتے ہیں کہ یہ ہمارے assets ہیں، ان assets کے لیے آپ نے کیا فارمولا طے کیا؟

اس وقت جو تنظیمیں ہیں؛ حزب البدر، حزب المجاہدین، حرکت الانصار، ان پر کونسی پابندی ہے؟ ہمارے ساتھ یہی مذاق ہو رہا ہے کہ پنجاب میں جتنے بختون ہیں، ان کو افغانی کے نام سے بند کر کے جیلوں میں ڈالتے جاؤ کیونکہ بختون ہیں، افغانی ہیں۔ آج سارے شریف بختون تھانوں میں بیٹھے ہیں۔

آپ نے جو آٹھ، دس لوگوں کو پھانسی دی ہے، کیا ان میں کوئی ایک بختون تھا؟ یہاں کتنے حملے ہوئے ہیں۔ ان میں کوئی ایک افغانی تھا؟ پرویز خٹک اور عمران خان بیٹھ کر کہتے ہیں کہ افغانیوں کو نکال دیں۔ افغانستان کو برباد کرنے والے آپ ہیں، آپ کیسے نکالیں گے اور اگر نکالیں گے تو آپ افغانستان سے یہ توقع کریں گے کہ وہ آپ سے بہتر تعلقات رکھے گا؟ اس کا طریقہ کار طے کرنا ہو گا۔ افغانستان کی بربادی پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ ایک دن میں فضل الرحمن خلیل کو سن رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا کہ جب روس آیا تھا تو ہمارا فرض تھا کہ ہم افغانستان میں جہاد کرتے۔ کیا جب امریکہ آیا تو جہاد کرنے کی ضرورت نہیں تھی؟ پھر یہ banned تنظیمیں کیوں چپ ہو کر بیٹھ گئیں کیونکہ ڈالر نہیں تھا۔ اس سے سوال ہوا کہ امریکہ آپ سے کیوں ناراض ہے؟ اس کا جواب تھا کہ ہمیں کہا گیا کہ چائنا کے خلاف لڑو، ہم چائنا کے خلاف نہیں لڑے تو وہ ناراض ہو گئے۔ وہ یہ باتیں آپ کے ٹی وی چینل پر کہہ رہے ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ایک مذہب قوم ہیں، ہم کہتے ہیں کہ ہماری ایک State ہے۔

جامعہ حفصہ کی خواتین Twitter پر کہتی ہیں کہ داعش آجائے ہم اس کو welcome کہتے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں۔ ہمارے وزیر داخلہ صاحب کو ہوش ہی نہیں ہے، وہ تو مفرور ہیں۔ جب سینیٹ سے ایک وفاقی وزیر مفرور ہو تو اسے وزارت کا کوئی حق نہیں پہنچتا، لیکن کیا کریں کہ جب وزیر اعظم سینیٹ میں نہ آتے ہوں تو ان کا وزیر ایسا ہی کرے گا۔

جناب! بڑے ادب کے ساتھ، افراسیاب خٹک صاحب اور مشاہد حسین سید صاحب بھی بیٹھے ہیں جو یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے بات کی ہے۔ اگر آج بھی ہم نے نیک نیتی سے فیصلے نہیں کیے تو ہمیں انتظار کرنا ہو گا کہ پھر کیا واقعہ ہو گا۔ جس دن APC ہوئی تھی تو اس دن ہی وزیر اعظم کو چاہیے تھا کہ وہ اعلان کرتے کہ آج سے crack down شروع ہے، آپ میں سے جو ساتھ دیتا ہے دے دے جو ساتھ نہیں دیتا نہ دے۔ وہ اپنی ذمہ داری House پر یا political workers پر ڈالتے ہیں اور پھر ہم خوش ہو جاتے ہیں کہ فلاں نے دھرنا ختم کر دیا، اب یکجا ہو گئے۔ پچھلے پانچ، دس سال میں جو لوگ مرتے رہے اور جو لوگ کہتے رہے کہ یہ امریکہ کی جنگ ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہو گا؟ اگر آپ ذمہ داری fix نہیں کریں گے اور جب یہ بات کرتے ہیں تو ہمارے Anchors کہتے ہیں کہ آگے بات بڑھاؤ، پرانی باتیں چھوڑ دیں۔ جب آپ پرانی باتوں سے سبق نہیں سیکھیں گے، اگر ان کو نہیں دہرائیں گے تو آپ غلطیاں کرتے جائیں گے۔ ملک تو اس منہ پر پہنچا دیا، ایک ٹی وی

والا مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ 2014 میں کیا ہوا، حکومت نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے ہے، 140 بچے مروا دیے، ایسے بے دردی سے مروا دیے کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور وہ بھی کس نام سے، اسلام کے نام سے۔

جناب! جب یہ صورتحال ہو، جب ہم تذبذب کا شکار ہوں گے، مصلحت کا شکار ہوں گے، سچ نہیں کہیں گے اور سچ سے پردہ نہیں اٹھائیں گے تو یہ ہی حال ہو گا۔ اس قوم کو آپ ساٹھ سال میں تباہی کی طرف لے گئے اور اب بھی تباہی کی طرف جارہے ہیں۔ آج بھی کمیٹی بیٹھ رہی ہے، کس کی، حکومت اور پی ٹی آئی کی، اس بات پر کہ rigging ہوئی ہے یا نہیں۔ میں ایک بات اس House اور حکومت پر واضح کرنا چاہتا ہوں اور میڈیا بھی سنے۔ جناب! ہر سیاسی پارٹی کا اپنا point of view ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میرے ساتھ بھی دھاندلی ہوئی ہے لیکن میرا mandate تو عمران خان نے چوری کیا ہے۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی بھی legislation یہاں ہوگی، ہم نے دو letter اس وقت الیکشن کمیشن کو لکھے تھے جس وقت ہم اپنے شہیدوں کے جنازے اٹھا رہے تھے اور دوسری پارٹیاں جلسے کر رہی تھیں۔ یہ کیسا الیکشن ہے کہ میں گھر سے نکل نہیں سکتا، میرے کارکن کارنر میٹنگ نہیں کر سکتے، اس لیٹر کا آج تک جواب نہیں آیا۔ میں نے ایک اور لیٹر لکھا، جو ایک سیاسی جرگہ بھی بنا ہوا ہے پتا نہیں وہ پیپلز پارٹی کا ہے، میں ان سے پوچھوں گا کہ بھئی یہ آپ کا official جرگہ ہے یا رحمن ملک کا اپنا ذاتی ہے؟ پیپلز پارٹی ہمیں floor of the House پر جواب دے دے پھر ہم اپنے راستے کا تعین کریں گے کہ ہم آپ کے ساتھ آگے جائیں یا نہ جائیں۔ اگر وہ ایک شخصیت کے نام سے یہ کر رہا ہے تو کرتا رہے۔ سراج الحق صاحب جس کے نوے ہزار ووٹ دیر میں پکڑے گئے تھے، عمران خان تو ادھر پھر رہا ہے میں نے اس وقت لیٹر بھیجا تھا الیکشن کمیشن کو کہ یہ نوے ہزار ووٹ جو انہی کے لیے آیا تھا، جماعت اسلامی کے رکن سے پکڑا گیا تھا۔ جب جوڈیشل کمیشن بنے گا تو میں اس میں جاکر درخواست دوں گا کہ بھئی میرا بھی enact کریں کہ ان دہشت گردوں سے ان لوگوں کا کیا معاہدہ ہوا تھا کہ ان کو الیکشن لڑنے کی اجازت تھی اور مجھے مارنے پر تلے ہوئے تھے۔ اس وقت ہمارے قائد اسفندیار ولی صاحب، اگر آپ کو یاد ہوگا، انہوں نے کہا تھا کہ ہم تو یہ سمجھ رہے تھے کہ ریفری فخر الدین جی ابراہیم ہے لیکن اب ہمیں پتا چلا کہ حکیم اللہ محسود ہے فخر الدین جی ابراہیم نہیں ہے۔ آپ مجھے بتادیں کہ اگر آپ لوگ معاہدہ کریں گے، کر لیں، ہاؤس میں جو چیز آئے گی ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق دیکھیں گے۔ یہ نہیں ہو گا کہ دو پارٹیاں فیصلہ کر دیں گی اور باقی کسی کا کچھ حصہ نہیں ہو گا، ہمیں سب سے زیادہ نقصان ہوا ہے، ہمارا خون بہا ہے، وہ خون ہم کس کے ہاتھ پر تلاش کریں گے۔ جوڈیشل کمیشن یہ بھی انکوائری کرے کہ کس کا کس کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا اور کیا معاہدہ ہوا تھا۔ اس کو منظر عام پر

لانا ہوگا۔ اگر اس کو منظر عام پر نہیں لائیں گے تو پھر یہ لوگ دس دفعہ معاہدے کریں ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آج بھی مرکزی حکومت، صوبائی حکومت یا آل پاکستان پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا، ہم اس کا احترام کرتے ہیں لیکن کیا اسے اس ہاؤس میں discuss کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ پرسوں ہم نے اس لیے واک آؤٹ کیا کہ ادھر کوئی وزیر صاحب موجود نہیں تھے۔ آپ پارلیمنٹ کو اگر اس منہج پر لے کر جانا چاہتے ہیں تو پھر ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں کہ ہم آپ کے لیے legislation آ کریں گے؟ نہیں، بڑے ادب کے ساتھ۔ اگر آپ پارلیمنٹ کو bypass کریں گے تو 1997-98 میں یہ حمیازہ تو ہم بھگت چکے ہیں۔ مشاہد حسین صاحب اس وقت وزیر تھے، یہی تقریریں ہم کرتے تھے لیکن نہیں مانا گیا۔ ہو گیا جو کچھ ہونا تھا۔ اب خدارا! جوان بچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آج بھی وہی کام کر رہے ہیں اور آج بھی clear نہیں ہیں۔ آج بھی ایک لیڈر جیش محمد کاجیل سے چھوٹ رہا ہے، لشکر جھنگوی کا چھوٹ رہا ہے کیونکہ آپ کے پاس گواہان اور ثبوت نہیں ہیں تو پھر آپ ملک کو کہاں لے کر جائیں گے۔ سنہی ہے کہ پنجاب میں کریک ڈاؤن ہوا، کس کے خلاف ہوا، پختونوں کے خلاف، کیا من حیث القوم آپ ہمیں دیوار سے لگانا چاہتے ہیں۔ میں پنجاب حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کیونکہ وہاں آپ کی ہی حکومت ہے، مرکز کی پنجاب میں بھی حکومت ہے، اگر آپ نے یہ رویہ ہمارے ساتھ رکھا تو اس ملک کی ذمہ داری آپ پر ہوگی کیونکہ بنگال کے ساتھ آپ نے جو کیا تھا اس بنگال نے آپ کے ساتھ وہی کیا۔ آج بھی ہم روتے ہیں اور کہتے ہیں بھئی پھانسیاں کیوں دی جا رہی ہیں۔ قوم کے جو غدار ہوتے ہیں انہیں پھانسیاں ملتی رہتی ہیں۔ اس لیے میں حکومت کو warn کرتا ہوں کہ آپ پنجاب حکومت کو کہہ دیں کہ پنجاب کی پولیس بدتمیزی سے لوگوں کے ساتھ اور خاص طور پر پختونوں کے ساتھ باز آ جائے۔ بد قسمتی سے آپ نے تو ہمارے گلے میں افغان جنگ ڈال دی، اب وہاں سے ہم بھاگ رہے ہیں، اب یہاں سر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں یہاں پر ہمیں تھانوں کی سیر کروائی جاتی ہے۔ ہم کہاں جائیں؟ افغانستان کو تو پہلے برباد کر چکے ہیں، اگر یہ رویہ ہمارے ساتھ ہوگا تو یہ ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہوگا، میں صاف بتانا چاہتا ہوں۔ اس وقت جو تنظیمیں ہیں، میں ان دونوں ممبران سے کہنا چاہتا ہوں کیونکہ ابھی بھی کمیٹی موجود ہے، یہ واضح کریں کہ آپ نے ان کے لیے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے؟ کیا بنایا ہے؟ حکومت کے پاس کیا ایکشن ہے؟ آپ نے تو تجویز دینا ہے۔ ان تنظیموں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا، لوگ نام لینے سے ڈرتے ہیں میں نے تو نام لیا ہے، اس کے لیے حکومت نے کیا لائحہ عمل تیار کیا ہے؟ اگر آپ کو کچھ بتایا ہے تو آپ ہمیں بتادیں؟ اگر آپ کو نہیں بتایا تو آکر ہاؤس کو بتادینا کہ قوم کو کیوں دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم افغانستان میں کوئی کارروائی نہیں کریں گے۔ آج بھی اخبار پڑھیں باجوڑ سے القاعدہ کے کمانڈر کہہ رہے ہیں فضل اللہ ادھر حملے نہ کرے۔ یہ افغانستان اور ہندوستان کے کہنے پر کر رہے ہیں،

پھر آپ مجھے بتادیں، آپ پھر ان پر الزام لگاتے ہیں اور کون لگاتا ہے، جو اس ملک کی بربادی کا ذمہ دار ہے القاعدہ۔ جن کو ہم دنیا سے اکٹھا کر کے لائے تھے افغانستان میں جہاد کے لیے۔
جناب پریذائڈنگ آفیسر: آپ مزید کتنا وقت لیں گے؟ تین ممبران اور ہیں تاکہ ان کی بھی تقریریں ہو جائیں۔

سینیٹر محمد زاہد خان: میں ختم کر رہا ہوں، ایک منٹ مجھے دے دیں۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی بھی واقعہ ہو گا ہم اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے کہ ایک page پر آگئے۔ ایک page پر آنے سے پہلے تو ادھر بیٹھنا چاہیے تھا، سوچنا چاہیے تھا، دیکھنا چاہیے تھا اور حکومت کو کہتے کہ جناب! یہ یہ چیزیں ہیں چلو ہم آپ کے ساتھ ہیں گو کہ آپ ہمارے ساتھ نہیں تھے، یہی بیچ تھے کہ یہ لوگ اٹھ کر کہتے تھے کہ اے این پی اور پیپلز پارٹی کو اس وجہ سے مار پڑ رہی ہے کہ انہوں نے بویا ہے، امریکہ کی جنگ لڑ رہے ہیں، ہم تو آپ سے نہیں کہہ رہے، ہم نے تو آپ کے لیے بہت بڑا دل کر لیا ہے۔ ہم نے کوئی تنقید نہیں کی۔ ہم نے سیاسی point scoring نہیں کی، نہ پی ٹی آئی پر کی اور نہ جماعت اسلامی پر کی، ہم آپ کے ساتھ رہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں جس طرح ہمارے بزرگوں نے کہا کہ افغانستان میں آگ نہ لگاؤ، باچا خان بابا، ولی خان بابا یہی کہتے رہے، یہ کہتے ہیں کہ یہ روس کے ایجنٹ ہیں، ہندوستان کے ایجنٹ ہیں۔ دس سال کے بعد سب نے مانا کہ ہم نے یہ غلطی کی تھی۔ ابھی بھی پانچ چھ سال ہمارے گزرے اور ہم چیخ رہے تھے یہ ہماری جنگ ہے، ہماری جنگ نہیں تھی بلکہ اسے خود آپ لوگوں نے گلے میں ڈال دیا۔ آج سب کہہ رہے ہیں کہ ہماری جنگ ہے لیکن قوم سے کوئی معافی نہیں مانگتا کہ پہلے بھی ہم نے غلط کیا تھا اور آج بھی ہم غلط کر رہے ہیں۔ مسلم لیگ کو معافی مانگنی چاہیے، پی ٹی آئی کو معافی مانگنی چاہیے اور جماعت اسلامی کو بھی معافی مانگنی پڑے گی تب یہ قوم یقین کرے گی کہ یہ لوگ محض ہیں۔ اتنا بڑا واقعہ ہوا اور کوئی بھی اس کے خلاف جا ہی نہیں سکتا۔ آج بھی کچھ کارنر سے soft corner کی باتیں ہو رہی ہیں۔

میں آخر میں یہی کہوں گا کہ ہم اپوزیشن کے ممبران، اعترافاً حسن صاحب تو موجود نہیں ہیں اور جو ہیں میں ان سے کہوں گا کہ حکومت سے واضح موقف لیں کہ ان تنظیموں کے خلاف، دفاع پاکستان کا میں نے نام لیا ہے کیا انہیں کوئی پیغام بھیجا ہے، نہیں بھیجا، انہیں بلایا ہے، بلایا نہیں ہے ان کو کہا ہے کہ آج کے بعد یہ چیز تمہاری ختم، یہ کہا ہے، اگر نہیں کما تو میں اپنے دونوں معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ آپ ان سے کہیں کہ اگر آپ نے واقعی کوئی ایکشن پلان ان کے خلاف بنایا ہے تو ہمیں بتادیں تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بتادیں۔ ساڑھے آٹھ سو، نو سو لوگ ہمارے شہید ہوئے کس لیے، آج بھی ہم لوگ مر رہے ہیں۔ ہم آپ سے یہ سوال ضرور کریں گے کیونکہ آپ ہمارے ساتھی ہیں وہ تو حکومت میں ہیں، انہیں تو خوشی اس بات کی ہوئی کہ عمران

خان نے دھرنا ختم کر دیا، ان کو سکون آگیا۔ اسی لیے وہ نہ ہاؤس کو کچھ سمجھتے ہیں، نہ پارلیمنٹ کو کچھ سمجھتے ہیں، نہ جمہورت کو سمجھتے ہیں ان کا تو اللہ حافظ ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ حکومت سے ضرور پوچھیں، وزیراعظم سے، اسٹیبلشمنٹ سے کہ کیا یہ ان کو ختم کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں اور اگر نہیں کر رہے تو خدا را! قوم کے ساتھ جھوٹ مت بولو، سچ بتادو کہ اس کے بغیر ہمارا کوئی چارہ نہیں ہے۔ یہ ہمارے اثاثے ہیں، جہاں ہمیں ضرورت ہوگی ہم اسے استعمال کریں گے۔ پھر افغانستان کی بات چھوڑو، ساری دنیا کی بات چھوڑو، پھر لڑو، جہاد کا نام لے لو، نعرہ نکلیں اللہ اکبر اور جاؤ چڑھ جاؤ۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: بہت شکریہ۔

Senator Abdul Rauf

سینیٹر عبدالرؤف: جناب چیئر مین! میں اس بات کی سپورٹ میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ راجہ ظفر الحق صاحب سے بھی کہ وہ ہمارے قائد ایوان ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھی نے یہ بات کہی کہ پشاور کے واقعے کے بعد ہمارے فون نمبرز پر سینکڑوں کی تعداد میں ڈیرہ غازی خان سے لے کر ملتان، لاہور، فیصل آباد، رحیم یار خان اور کوئی شہر ایسا نہیں ہے جہاں سے فون نہ آیا ہو، سینکڑوں کی تعداد میں فون آرہے ہیں کہ اس واقعے کے بعد خصوصاً پشتون قوم کے محنت کشوں پر چاہے وہ ریڑھی بان ہو، دکان دار ہو کوئی بھی ہو، ان کو ہزاروں کی تعداد میں پنجاب کی پولیس نے کاروبار کی وجہ سے پکڑ رکھا ہے۔ ان کو دو دو راتیں بٹھا کر، پیسے لے کر، کسی کو چھوڑ دیتے ہیں، کسی کو آگے بھیج دیتے ہیں۔ خدا کے لیے یہ طریقہ کار بند کیا جائے، اس کے انتہائی منفی اثرات مرتب ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جی عثمان سیف اللہ صاحب۔

Senator Osman Saifullah Khan

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئر مین! جیسا کہ آپ کو پتا ہے کہ میرا تعلق پشاور سے ہے اور میری پیدائش بھی پشاور میں ہوئی اور ابتدائی تعلیم بھی میں نے Army Public School سے تو نہیں لیکن پاکستان Air Force School Peshawar میں حاصل کی۔ جناب والا! میں اپنی تقریر بڑی مختصر کروں گا کیونکہ frankly and with due respect میں سمجھتا ہوں کہ تقریروں کا وقت گزر چکا ہے۔ اب کچھ کام کرنے کا وقت ہے۔

جناب والا! سب سے پہلے تو once again with due respect مجھے اس Motion

کی wording سے اختلاف ہے۔ "This House may discuss the incident of

”attack by terrorist on Army Public School in Peshawar. جناب والا!

terrorist incidents تو پاکستان کی تاریخ میں بہت ہوئے ہیں اور unfortunately اللہ نہ کرے اور بھی بہت ہوں گے۔ یہ کوئی عام terrorist incident نہیں تھا۔ Sir, this was the cold blooded murder of 134 children and their teachers and the staff of the school. جناب والا! جو قاتل تھے انہوں نے بچوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کو مارا ہے اور ایک بچے کا قتل بھی ہمیں قبول نہیں ہے جبکہ ادھر 134 بچوں کا قتل ہوا۔ جناب والا! یہ ایوان تو آج خالی ہے لیکن اگر آپ تصور کریں کہ ادھر نشست پر ایک بچے کو بٹھائیں اور 15 بچوں کو ایک طرف بٹھائیں اور 15 بچوں کو دوسری طرف بٹھائیں تو کیا ہوگا۔ اتنے بچے انہوں نے اس ایک دن میں مارے ہیں۔

جناب والا! اس کے بعد بھی کسی کو شک ہے کہ ہم حالت جنگ میں ہیں یا نہیں تو میرے خیال میں اب کسی شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پاکستان حالت جنگ میں ہے and sir, we have to accept that we are in the state of war. یہ جنگ پاکستان کے وجود کی جنگ ہے۔ یا پاکستان رہے گا یا ہمارے دشمن رہیں گے۔ یہ جنگ صرف عسکری جنگ نہیں ہے بلکہ یہ ایک ideological یعنی ایک نظریاتی جنگ بھی ہے، یہ ایک financial جنگ بھی ہوگی، ایک governance کی جنگ بھی ہوگی اور اگر ہم یہ جنگ نہیں لڑیں گے تو پاکستان نہیں رہے گا۔

جناب والا! میں آپ کے سامنے صرف وہ تین elements پیش کرنا چاہتا ہوں جن کے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ ہم نہیں لڑ سکتے ہیں۔ ابھی کل کمیٹی کی تجاویز بھی سامنے آئی ہیں، ان کو ہم detail میں بھی سنیں گے اور ہم منتظر ہیں کہ ان proposals کی implementation بھی ہو خصوصاً جو military courts کے حوالے سے ہیں وہ ہمیں تفصیل سے بتائی جائیں کہ وہ کیسے implement کی جائیں گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو تین elements ہیں اگر یہ نہ ہوں تو ہمیں اس جنگ میں کامیابی نہیں مل سکتی۔

سب سے پہلے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ضرورت ہے clarity of thought کی کہ ہمیں واضح طور پر ملک کو، قوم کو، عوام کو، حکومت کو اپنے دشمن کی شناخت اور اس کی نشاندہی کرنی پڑے گی۔ جب ہمیں یہی پتا نہیں ہے یا ہم اس کو قبول ہی نہیں کرتے کہ ہمارے دشمن کون ہیں تو ہم یہ جنگ کیسے لڑ سکتے ہیں۔ جو so called اپنے آپ کو طالبان کہتے ہیں، یہ ہمارے دشمن ہیں۔ جو اس ملک میں فرقہ واریت پھیلاتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔ جو شخص، جو انسان، جو movement، جو تحریک پاکستان کے شریوں اور پاکستان کی

ریاست کے خلاف ہتھیاراٹھاتی ہے وہ ہمارے دشمن ہیں۔ لہذا سب سے پہلے تو ہمیں یہ طے کرنا پڑے گا کہ کون لوگ ہمارے دشمن ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ unity کی بات تو ہر ایک کرتا ہے لیکن اس مرتبہ ہم اگر متحد نہ ہوئے تو ہم یہ جنگ نہیں لڑ سکتے اور آخر میں، میں سمجھتا ہوں سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم حکومت سے یہ expect کرتے ہیں کہ اس موقع پر وہ قوم کو leadership provide کرے، اعلیٰ قیادت provide کرے۔ Sir, this could be the defining moment in the life or tenure of this Government بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ وزیراعظم نواز شریف کی سیاست اگر 30 سال پر محیط ہے تو یہ ان کے career اور ان کی زندگی کا defining moment ہو سکتا ہے۔ We expect that he will see this moment اور وہ آگے بڑھیں گے اور اس ملک کو determined, honest and inspiring leadership دیں گے۔

جناب والا! میں پچھلے ہفتے بروز منگل 16 دسمبر کو ڈھاکہ پہنچا۔ میں نے بنگلہ دیش کا پہلی مرتبہ visit کیا تو اس دن میرے ہوٹل میں بھی اور پورے شہر میں جگہ جگہ وہ اپنے 44th victory day کا جشن منا رہے تھے۔ وہ اس دن کو victory day کہتے ہیں۔ 16 دسمبر 1971 کو ہم نے اپنے ملک کا آدھا حصہ کھو دیا تھا۔ جناب والا! اب اللہ نہ کرے کہ ہم باقی حصہ بھی کھو دیں اور اگر ایسا ہوا تو یہ ہماری غفلت کی وجہ سے ہوگا کیونکہ جناب والا! غفلت ہم سے ہوئی ہے۔ سینئر زاہد خان صاحب نے کہا کہ جی یہ کس کی ذمہ داری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ پاکستان کے ہر شہری کے جان و مال کا تحفظ ریاست پاکستان کا فرض ہے اور اس کی ذمہ داری ہے اور سینٹ آف پاکستان ریاست پاکستان کا حصہ ہے۔ یہ جو 134 بچے تھے، sir, we could not save them, we failed to save them اور مجھے یہ ڈر ہے جناب والا! کہ خدا نخواستہ ان کے والدین کی بددعاؤں کے علاوہ ہم نے کچھ حاصل نہ کیا۔ اب ہم جو بھی کریں، ہم ان بچوں کو واپس نہیں لا سکتے۔ We cannot bring those children back to their mothers, to their fathers, to their brothers, to their sisters. یہ درخواست کروں گا کہ کم از کم جو affected students ہیں اور ان کے والدین ہیں ان کے لیے ہم سے یہ ایک بات overlook ہوئی ہے کہ ان کو medical counseling دی جائے اور پشاور میں اور پاکستان میں یہ facility available نہیں ہے۔ ہم باہر سے ڈاکٹرز منگوائیں اور کم از کم ان کو یہ counseling دی جائے۔

آج جمعے کا دن ہے اس لیے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن میں یہ درخواست ہی کر سکتا ہوں ارکان سے کہ اب سیاست کو چھوڑ دیں اور پاکستان کے جو تمام بچے ہیں، آئیں مل کر ان کو بچائیں۔ اللہ تعالیٰ پاکستان کے سارے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

جناب قائم مقام چیئر مین: شکریہ عثمان سیف اللہ صاحب! کہ آپ نے وقت کا بھی خیال رکھا اور اپنے points تک اپنے آپ کو محدود رکھا۔ جی حمزہ صاحب۔

Senator Hamza

سینیٹر حمزہ: جناب چیئر مین! اتنی بڑی میں تعداد بچوں کو بیدردی سے قتل کیا گیا، ذبح کیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑی پاکستان کی توہین کیا ہو سکتی ہے، پاکستان کے وجود کو اس سے بڑا دھچکا کیا لگ سکتا ہے اور اس سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے وہ اعلانیہ کہتے ہیں کہ وہ اب افغانستان میں ہیں۔ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود پاکستان کی حکومت نے ان لوگوں کے خلاف کیا کارروائی کی اور اس سلسلے میں اس نے افغانستان کی حکومت کے ساتھ اپنے روابط کے ذریعے اس بہیمانہ کارروائی کرنے والوں کے خلاف کیا اقدامات کیے ہیں۔ یہ پاکستانی قوم کا حق ہے کہ ان کو بتایا جائے۔ یہ اتنا ظالمانہ اقدام ہوا۔ ایک دو نہیں تقریباً 133 بچے شہید ہوئے تو ساری قوم کو اس بات کا علم ہونا چاہیے تھا۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ پوپ نے کرسمس کے دن ان بچوں کے قتل کا ذکر کیا ہے یعنی یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ تمام دنیا کے لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا ہے اور پوپ نے اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان میں اتنی بڑی تعداد میں بچوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔ میں اتفاق سے حکومتی بچوں پر بیٹھا ہوں لیکن حکومت کا یہ فرض تھا کہ وہ قوم کو یہ بتاتی کہ انہوں نے ظلم کرنے والوں کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی ہے اور آئندہ وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے، احساس ہوتا تو اب تک کوئی نہ کوئی کارروائی ہو چکی ہوتی۔ میں حکومت کے رویے کی مذمت کرتا ہوں اور حکومت اور ساری قوم کو کہتا ہوں کہ یہ پاکستانی قوم ہے۔ ایک دو نہیں۔ چاہے ایک یا دو بھی یگناہ لوگوں کو مار دیا جائے لیکن ساری قوم کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے۔ یہاں تقریباً 133 بچے شہید کر دیئے گئے اور ان کو بلاوجہ شہید کیا گیا۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کے عزیز واقارب اور ان کے ماں باپ ہوں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ میرے اور آپ کے بھی بچے ہیں، ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہیے۔ ہمیں اس انداز سے اس معاملے میں دلچسپی لینی چاہیے اور اس پر کارروائی کرنی چاہیے۔ پاکستانی بچوں کے ساتھ جو ظلم کیا گیا ہے اور کیوں کیا گیا ہے اور کس نے کیا ہے جب تک ان سے بدلہ نہیں لیا جاتا اور ان کے خلاف موثر کارروائی نہیں کی جاتی میں سمجھتا ہوں اس وقت تک پاکستان صحیح معنوں میں اپنے آپ کو ایک آزاد مملکت نہیں کہلو سکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بس مختصر سی بات کروں گا۔ انسانیت کے خلاف اتنا بڑا جرم ہوا ہے اور پوری قوم نے اس کی مذمت کی ہے۔ صرف مذمت سے کام نہیں چلے گا کیونکہ یہ ایک عام واقعہ نہیں تھا اور ٹھیک کہا حمزہ صاحب نے کہ کل میں بھی CNN پر سن رہا تھا اور میں نے دیکھا کہ پوپ فرانسس نے by name Pakistan کا ذکر کیا اور پاکستان کے بچوں کے لیے دعائیں کیں۔ تو لگتا ہے کہ پوری انسانیت اس سے affected ہے کیونکہ ہم ہر بات مستقبل کے حوالے سے، بچوں کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ ہم جو آج کام کر رہے ہیں اس سے آئندہ آنے والی نسلوں کو فائدہ پہنچے۔ جس طرح انہوں نے بے رحمی سے attack کیا اور جس طرح زاہد خان صاحب اور عثمان صاحب نے بھی بتایا کہ it was an attack on the future of Pakistan, on the children of Pakistan اور crime آج تک history میں نہیں ہوا۔ میں زاہد خان صاحب سے agree کرتا ہوں کہ جو ماضی میں غلطیاں ہو چکی ہیں ان کو مہربانی کر کے نہ دہرائیں۔ ایک پورا سال ضائع ہوا۔ فروری میں National Internal Security Policy announce ہوئی۔ اس وقت انہوں نے announce کیا NECTA کو activate کرنے کا اور اس وقت غالباً نیشنل سیکیورٹی کمیٹی بھی announce ہوئی۔ پورا سال کوئی activity نہیں ہوئی، کوئی کام نہیں ہوا۔ اگر کچھ کام ہوا ہوتا تو یہ صورتحال نہ ہوتی۔ ہم ایک واحد ملک ہیں جو کہ دہشت گردی کے سب سے بڑے شکار ہیں لیکن ہمارے ہاں کوئی بھی counter terrorist strategy ابھی تک نہیں بنی۔ ابھی تک کوئی نہیں تھی پچھلے دس بارہ سال سے اور اس گورنمنٹ نے بھی وہی غفلت کی تو ہم چاہتے ہیں کہ اس new spirit پر ہم نے کام کیا ہے۔ میں گورنمنٹ کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے initiative ٹھیک لیا، ایک ہفتے میں فوراً دو کانفرنسیں بلائیں۔ سارے political stakeholders کو بلایا، فوج کو شامل کیا اور سب نے متفقہ consensus نہیں تھا صرف اتفاق رائے، مکمل اتفاق رائے جس کو unanimity کے ساتھ کیا۔ حمزہ صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ action کا وقت آگیا ہے it has to be taken to its logical conclusion ہم نے جو کام کرنا تھا ایک national purpose کے لیے above party lines وہ ہم نے کر دیا ہے اور اس حوالے سے جو action plan ہے اس کی implementation کے لیے میں سمجھتا ہوں کہ پارلیمنٹ کا ایک role ہونا چاہیے۔ میں نے وہاں پر بھی propose کیا تھا اور اب بھی میں کہوں گا راجہ صاحب تشریف فرما ہیں he represents the Prime Leader of the House

Minister پارلیمنٹ کی ایک permanent oversight committee ہونی چاہیے۔ جو ساری strategy کو oversee کرے اور جو بھی plan unfold ہو رہے ہیں ان کو آگے لے کر چلیں۔

افغانستان کے حوالے سے ایک بڑی important بات ہوئی اور اس میں یہ بھی بات ہوئی disarming the armed factions اس میں ہمیں armed forces سے briefing بھی ملنی ہے۔ جو important بات ہے کہ ہماری افغان پالیسی ایک بنیادی جزو رہا ہے ہماری ماضی کی خرابیوں اور غلطیوں کا۔ مجھے یاد ہے کہ میں اس وقت جرنلسٹ تھا اور ہم ولی خان صاحب کے انٹرویو کرتے تھے، وہ اس وقت واحد سیاستدان تھے جو کہتے تھے یہ نہ کرو۔ اور میں 'مسلم' اخبار کا ایڈیٹر تھا۔ ہم نے بھی کہا تھا یہ strategic depth اس قسم کی policies غلط ہیں۔ اس کے نقصانات آپ کو ہوں گے۔ سیاسی جماعتوں میں سب سے زیادہ قربانیاں ANP کی ہیں۔ جتنے لوگ آپ کے شہید ہوئے ہیں میرے خیال میں کسی اور جماعت کے شہید نہیں ہوئے تو آپ کی تنقید اور آپ کا غصہ بھی جائز ہے کیونکہ آپ اس کو afford نہیں کر سکتے۔ جناب چیئر مین! اب افغانستان کے حوالے سے میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نئی سوچ، ایک نئی تبدیلی آئی ہے جو مثبت ہے جو ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف اپنی سرزمین کو استعمال کرنے نہیں دیں گے اس پر ہمیں قائم رہنا چاہیے۔

پھر جو ہمارا military coordination ہوا ہے ہماری آرمی سے، ہمارے آرمی چیف دو مرتبہ وہاں پر گئے اور ان کے آرمی چیف جنرل کریبکی ادھر آئے اور اس دن خٹک صاحب اور میری جنرل راحیل شریف سے بات ہو رہی تھی کے چوبیس کو، پہلی مرتبہ کور کمانڈر کوئٹہ، کور کمانڈر پشاور جلال آباد میں ہیں وہ افغان کور کمانڈر سے مل رہے ہیں تو میرے خیال سے یہ بڑی مثبت بات ہے ہماری coordination ہے اور ہمارا جو ماضی کا رویہ تھا افغانستان کی طرف اور ایک بات جو ہمارے بھائیوں نے کہی ہے کہ یہ رویہ جو ہے یہ terrorism is not specific to one region or one province or one community کہ یہ پختونوں کا issue ہے کہ خیبر پختونخوا یا افغانا کا ہے، یہ تمام پاکستان کا issue ہے۔ اس میں یہ جو pick and chose ہو رہا ہے کہ وہ افغانی کو پکڑو یا پختون کو پکڑو یہ بڑا غلط ہے۔ میں اس کی مذمت بھی کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ یہ پنجاب میں بھی اور صوبوں میں بھی ایسا رویہ نہیں ہوگا کہ ایک community کو target کیا جائے اور زاہد خان صاحب یہ پہلی مرتبہ اور آپ بھی نوٹ کر لیں even ہم نے mention کیا declaration میں جس کی drafting میں خٹک صاحب اور میں شامل تھے اور Prime Minister کی speech میں بھی آیا ہے کہ militancy in the Punjab first

time it has been recognized یہ پہلی مرتبہ اور یہ good, bad کا معاملہ اب ختم ہو گیا ہے، دفن ہو گیا ہے اور strategic depth کا issue بھی دفن ہو گیا ہے۔ آگے چلنا ہے اگر اس ملک کو بچانا ہے اور لوگوں نے demonstrate کر دیا ہے کہ قوم میں جان ہے اور سیاسی قیادت خاص طور پر جو حزب اختلاف ہے یہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنے سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملک کی خاطر، مستقبل کی خاطر، پاکستان کی خاطر بالکل unconditional تعاون کیا ہے اور انشا اللہ جو action plan بنا ہے اگر اس کو خلوص دل کے ساتھ implement کر لیا جائے اور ball is now in the court of the Government. We can build a better tomorrow.

میں نے APC میں بھی کہا تھا اور میں یہاں پر بھی repeat کرتا ہوں 2015 should be the year of national resolve and zero tolerance for terrorism in Pakistan یہ عزم ہے کہ کسی قسم کی انتہا پسندی، اور میں نے وہاں پر بھی کہا تھا کہ teachers کے حوالے سے اور میں خود بھی teacher رہا ہوں ڈاکٹر سعیدہ اقبال بھی teacher ہیں اور بھی teachers ہیں کہ یہ مسز طاہرہ قاضی اور جو دوسرے teachers شہید ہوئے ہیں ان کے لیے فوری طور پر special gallantry awards ہونے چاہیں، راجہ صاحب یہ آپ بھی نوٹ کر لیں۔ I think it will send the right message اور یہ اتنا بڑا سانحہ ہے کہ اس کو ہم آگے لے کر چلیں۔ ملک کو متحرک رکھنے کے لیے۔ لیکن سب سے بڑی بات ہے implementation اور مہربانی کر کے گورنمنٹ نے جو ماضی میں غفلت کی ہے، نالائقی کی ہے، غلطیاں کی ہیں وہ اب ان کو نہ دہرائے۔ اب there is no room for error اس کو آگے لے کر چلیں اور سب کہتے ہیں کہ ایک page پر ہیں لیکن اس مرتبہ واقعی ایک page پر نظر آئے، سیاسی قوتیں، حزب اختلاف، فوج بھی جو so called establishment ہے، سول سوسائٹی، رائے عامہ اور میڈیا بھی۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایک نادر موقع ہے پاکستان کو آگے لے کر چلنے کا لیکن ہمارا ایجنڈا clear ہونا چاہیے it's one point اور ٹھیک کہا میرے دوست سینیٹر عثمان سیف اللہ نے کہ اب issue اور کوئی نہیں ہے اس گورنمنٹ پر make and break is how to combat contain and crush terrorism for good in Pakistan. we can do that اور انشا اللہ they should also rise to the occasion to build this اور یہ صحیح معنوں میں پاکستان ہو گا۔ باقی یہ reconciliation کی بات ہونی چاہیے لیکن Government has to deliver اب زبانی جمع خرچ کا نام نہیں ہے۔ And I think the Parliament has played its role. I would expect that

the Government will come to this House also to the other House to take the parliament into confidence

strategy نہی ہے۔۔ Thank you very much.

جناب پریذائڈنگ آفیسر: محترمہ ڈاکٹر سعیدہ اقبال صاحبہ۔

Senator Saeeda Iqbal

سینیٹر سعیدہ اقبال: بہت شکریہ۔ آپ وہاں پر بیٹھے ہیں تو مجھے موقع مل گیا ہے۔ میرے ساتھیوں زاہد خان صاحب، عثمان سیف اللہ صاحب، رؤف صاحب، حمزہ صاحب اور مشاہد حسین صاحب نے جو باتیں کیں، سب باتوں کو endorse کرتے ہوئے میں ایک استاد اور ماں کی حیثیت سے یہاں کھڑی ہوں۔ پورے ملک کو دکھ ہوا ہو گا مگر جو دکھ ایک متنا کو پہنچا ہے، پاکستان کی ماؤں کی متنا کو مجروح کیا گیا ہے اور پاکستان کی ماؤں کی متنا پر attack ہوا ہے۔ میں مشاہد حسین صاحب کی بات کو سب سے پہلے endorse کروں گی اور نسرین جلیل صاحبہ نے بھی یہ بات کی تھی کہ طاہرہ قاضی صاحبہ، مسز طارق صاحبہ اور جو خواتین تھیں، ہم ان کے لیے highest civil awards recommend کرتے ہیں۔ جب ہمارے ساتھی یہاں موجود ہوں گے تو ہم اس کے لیے resolution بھی لائیں گے۔

دوسری بات terrorism کے حوالے سے ہے۔ ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ پیپلز پارٹی کیوں ساتھ دے رہی ہے؟ پیپلز پارٹی پاکستان کے وزیراعظم اور پاکستان کا ساتھ دے رہی ہے، کسی جماعت کا ساتھ نہیں دے رہی اور یہ تو پاکستان کی بات ہے۔ ان بچوں کو جس طرح slaughter کیا گیا تھا، ان میں ہم سب کے عزیز اور رشتہ دار بھی تھے مگر وہ پاکستان اور اس قوم کے بچے تھے۔ اس سے پہلے سوات اور پورے پاکستان میں ایسے واقعات ہوئے ہیں، اس لیے اب ہمیں جاگ جانا چاہیے۔ Military Courts بن رہی ہیں تو فوج بھی ہماری ہی فوج ہے اور ابھی اس کو پارلیمنٹ نے endorse نہیں کیا۔ پارلیمنٹ کو اس پر بحث کرنا چاہیے۔ پیپلز پارٹی پاکستان کے ساتھ، پاکستان کے بچوں کے ساتھ کھڑی ہے، کسی شخص یا جماعت کے ساتھ نہیں کھڑی۔ یہ درست ہے کہ دہشت گردی کی جنگ میں ہمارے ANP کے ساتھیوں نے جانیں دیں اور ایک صدی سے زیادہ ہو گیا ہے کہ ANP ایک بات کر رہی ہے اور بڑی صحیح بات کر رہی ہے، جس کو لوگ مان نہیں رہے تھے لیکن اب مان رہے ہیں۔ پیپلز پارٹی نے سترہ جانیں F-8 میں، 180 کراچی میں اور بینٹن لیاقت باغ میں قربان کیں۔ یہ تو بڑے واقعات تھے، اس کے علاوہ بھی بے شمار واقعات ہیں۔ پیپلز پارٹی بھی اپنے ANP کے ساتھیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور کھڑی رہے گی۔ پیپلز پارٹی پاکستانی قوم کے ساتھ کھڑی رہے گی۔

میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں بھی اس کو کڑوی گولی سمجھتی ہوں مگر Military Courts کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ ہماری عدالتوں نے ان دہشت گردوں کو چھوڑنا شروع کر دیا تھا۔ عدالتیں مستقل دہشت گردوں کو چھوڑ رہی ہیں۔ ملک اسحاق کو چھوڑا، صغریٰ امام موجود نہیں ہیں، جھنگ کے لوگوں سے پوچھیں کہ ان کے تاثرات کیا ہیں اور وہ ملک اسحاق کی sentence ختم ہونے پر کتنے خوفزدہ ہیں۔ میں، چیئرمین صاحب، راجہ ظفر الحق صاحب، مشاہد حسین صاحب اور دوسرے لوگ جو اس شہر میں رہتے ہیں، یہاں کا ہر شخص عبدالعزیز کی threat کا شکار ہے۔ عبدالعزیز ایک سرکاری ملازم ہے، تنخواہ دار ہے۔

(اس موقع پر جمعہ کی اذان سنائی دی)

سینیٹر سعیدہ اقبال: عبدالعزیز کو نہ صرف چھوڑا گیا بلکہ اس کو guards دیے گئے۔ ایک سرکاری ملازم نے جب 'داعش' کی خلافت کو مان لیا تو اس نے اللہ نہ کرے ہمارے وزیر اعظم کی حکومت کو جھٹکا دیا۔ اس پر سیدھا بغاوت کا مقدمہ چلنا چاہیے۔ اس سرکاری مسجد میں آج کے دن نیا امام آ جانا چاہیے، آج سے دس دن پہلے جب اس نے کہا تھا تو آ جانا چاہیے تھا۔ ہم یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ کس کی ڈیوٹی کہاں پر ہے؟ ہم اپنے آپ کو اسلامی مملکت کہلاتے ہیں اور ہمارے ہاں ہر شخص اپنی مرضی کا خطبہ دیتا ہے۔ دنیا بھر کے اسلامی ممالک میں یہ دستور ہے کہ خطبہ حکومت وقت دیتی ہے کیونکہ حکومت وقت کے پاس researchers and departments ہوتے ہیں۔ ہم نے اسلامی نظریاتی کونسل بنائی ہوئی ہے، وہاں سے یہ ہوتا ہے کہ وہ پارلیمنٹ اور حکومت کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ میں اس کو خلاف ہی کہوں گی کیونکہ خواتین کے خلاف بولا جاتا ہے، DNA test کے خلاف بولا جاتا ہے۔ میں رحمن ملک صاحب کو اس بات کا credit دیتی ہوں، صرف اس لیے نہیں کہ وہ میری پارٹی کے ہیں بلکہ انہوں نے اس House میں تین، چار سال بار بار کہا کہ عدالتیں electronic evidence کو تسلیم کریں اور ہم اس کے لیے Bill pass کریں۔ ہماری اُس وقت کی opposition اور اس وقت کی حکومت اس کو National Assembly میں oppose کرتی رہی۔ آپ مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں، راجہ ظفر الحق صاحب کو دینی امور پر جتنا عبور ہے، مجھے نہیں ہے مگر میرے خیال میں اسلام سائنس کو endorse کرتا ہے۔ ہمیں کہا جاتا ہے علم حاصل کرو، تسخیر کائنات کرو۔ یہ کہا گیا ہے کہ میں نے آدم کو مٹی سے تخلیق کیا اور پھر اس میں اپنی روح پھونکی۔ ایک طرف شیطانی قوت ہے اور دوسری طرف آپ کی یزدانی قوت ہے۔ آپ اس یزدانی یا rationale self کو prevail کروائیں اور آپ اس ملک کو اسلامی مملکت بنائیں، اگر نہیں تو republic بنائیں، ایک human rights state، welfare state ہو، مدینہ کی state بھی welfare state تھی، اتا ترک کا model اور بہت سے models ہمارے سامنے ہیں۔ ہم ایک اپنا model create کرنے کی position میں ہیں۔ ہم

لوگ جاہل نہیں ہیں، ہمارے ملک کے دیہات کے لوگ بھی کافی سمجھدار ہیں مگر دہشت گردی کے حوالے سے ہمیں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ جو دہشت گرد ادھر سے آتے ہیں، بارڈر پر وہ تو دہشت گرد ہیں اور جو افغانستان کی طرف سے آتے ہیں، جو خیر بختوخوا میں اور بلوچستان میں دہشت گردی کرتے ہیں، جو جند اللہ اور لشکر جھنگوی ہیں اس کو ہم چھوڑ رہے ہیں کیونکہ ان کو کوئی protect کر رہا ہے۔ کون protect کر رہا ہے، جن کا نام لیا جاتا ہے، اگر سچے ہیں تو ثابت کریں کہ وہ ان کی پشت پناہی نہیں کر رہے۔ ملک اسحاق کو چھوڑا ہے تو قوم کو بتایا جائے، پارلیمنٹ کو بتایا جائے کہ اس کو کیوں چھوڑا ہے۔ کون اس کو protect کر رہا ہے۔ عبدالعزیز کو کون protect کر رہا ہے، کون سی سیاسی جماعت اور اس کے اراکین اس کو protect کر رہے ہیں تو وہ تمام لوگ بھی اس بغاوت میں شامل ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی Islamic Republic کے حوالے سے اس کی تشکیل نو کریں یا پھر اس کو چھوڑ دیں۔ پارلیمنٹ کو اپنے فیصلے کرنے دیں۔ یہاں راجہ ظفر الحق صاحب جیسے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جو ان داڑھی والوں سے اسلام کو بہتر سمجھتے ہیں۔ داڑھی سے انسان بڑا مسلمان نہیں ہو جاتا، پگڑی باندھنے سے بڑا مسلمان نہیں ہو جاتا۔ انسان صرف اپنی تعلیم اور کھنے پڑھنے اور تجربے سے بڑا ہوتا ہے۔ ہم میں سے بہت سارے لوگ اس قابل ہوں گے جو نظر نہیں آ رہے۔ جب ہم بچے تھے اور اس پارٹی میں نہیں تھے تو تب بھی ہم باچا خان کو مانتے تھے کہ وہ ایسے انسان ہیں جو قومی بھلائی چاہتے ہیں۔ دنیا بھر کے علم آپ پڑھیں، اسی طرح قائد اعظم کو، قائد عوام ذوالفقار علی بھٹو کو اور بے نظیر بھٹو جن کی کل ہم برسی منا رہے ہیں، ان کو بھی تو دہشت گردی کا شکار کیا گیا۔ ہم تو یہاں مشاہد حسین سید صاحب، سعید غنی، فرحت اللہ بابر، عثمان سیف اللہ سب زاہد خان صاحب کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم نے دہشت گردوں سے اپنی لیڈر کا بھی بدلہ لینا ہے۔ ہمیں پاکستان کے بچوں کا، پاکستان کی ماؤں کا، پاکستان کے اساتذہ اور بشیر بلور جیسے لیڈر کا بدلہ لینا ہے۔ پاکستان کو تباہ کرنے والوں سے بدلہ لینا ہے تو آئیے ہم مل کر اس کام کے لیے ایک ہو جائیں۔

میری خواہش ہے کہ وزیر اعظم مشترکہ اجلاس میں آنے سے پہلے اس ایوان بالا میں تشریف لائیں اور اس ایوان بالا کو اعتماد میں لے کر فیصلے کریں۔ مشترکہ اجلاس کی بات ہو رہی ہے تو میں زاہد خان صاحب اور آپ کے حوالے سے اپنی اس خواہش کا اظہار اپنے پاکستان کے وزیر اعظم تک، (ن) لیگ کے سربراہ تک نہیں بلکہ اپنے پاکستانی وزیر اعظم تک یہ بات پہنچانا چاہتی ہوں کہ ہم منتظر ہیں کہ وہ یہاں تشریف لائیں اور APC میں جو انہوں نے فیصلے کیے ہیں اور پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہ نہیں ہیں تو وہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کو اعتماد میں لیا جائے۔ جب ہمیں اعتماد میں لیا جائے گا تو ہم ان کا ساتھ مضبوطی سے دینے کی پوزیشن میں ہوں گے۔ ہمیں اپنی پارٹی کے قائدین کے ساتھ چلنا ہے، اپنے سینٹ کے قائدین کے ساتھ مگر بہتر ہو گا کہ ہمیں بھی اعتماد میں لیا جائے۔ شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: اذان ہو گئی ہے اور خصوصی کمیٹی کی رپورٹ جو پہلے بھی آئی تھی اگر وہ پہلے پیش کر دی جائے تو اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔ یہ پانچ منٹ میں ہو جائے گا پھر آپ کو موقع دیں گے۔ چونکہ فتح محمد الحسنی صاحب موجود نہیں ہیں تو میں کرنل مشہدی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس رپورٹ کو پیش کریں۔

Please may move item No.5.

**Condonation of Delay and Presentation of Report by
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi regarding the
Special Committee on Senate Secretariat Employees
Cooperative Housing Society**

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. On behalf of the Convener, Special Committee on Senate Secretariat Employees Cooperative Housing Society, I move that under sub-rule (1) of rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Special Committee on a point of order raised by Senator Ilyas Ahmad Bilour on 13th November, 2012, be condoned till today.

Mr. Presiding Officer: It has been moved that under sub-rule (1) of rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Special Committee on a point of order raised by Senator Ilyas Ahmad Bilour on 13th November, 2012, be condoned till today.

(Motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi Member of Special Committee on behalf of the Convener of the Special Committee on Senate Secretariat Employees Cooperative Housing Society may now move item No.6.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: On behalf of the Convener, Special Committee on Senate Secretariat Employees Cooperative Housing Society, I present the report of the Special Committee on a point of order raised by Senator Ilyas Ahmad Bilour on 13th November, 2012.

Mr. Presiding Officer: Report stands presented and copies of the report may be laid on the table.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. This is a very comprehensive report. I would like to place on record the fantastic contribution made by Senator Syed Zafar Ali Shah in this, he is a legal and a political acumen. His knowledge of the area helped us a lot. As you go through this report, you will see that he deals comprehensively with the working of this Committee from the day of inception, until today. We spent lot of time finding, lot of corruption lot of bad management and a lot of things require legal action which we have recommended. It has already been started, NAB is processing, IB is being told to look into these cases but

one of the recommendations was the re-election of the Committee to run this because there is hope

کہ سینیٹ والوں کے جو پیسے ڈوبے ہوئے ہیں وہ بچ جائیں گے اور ہماری سوسائٹی بچ جائے گی we have managed to get a lot of scattered land together to one block یہ آپ پڑھیں گے تو آپ اس کی دکھی کہانی دیکھیں گے اور بہت محنت کی گئی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ ہم نے election order کئے تھے اور 21st دسمبر کو الیکشن ہوئے but unfortunately ممبران نے کوئی interest نہیں لیا and 15% members required to have interest the election valid. اس سے بہت کم لوگ آئے تو election void ہے it is not valid تو re-election ہو گا تو میں تمام ممبران سے یہ request کروں گا کہ وہ اس میں بھرپور حصہ لیں اور اچھی ایمانداری قیادت کو آگے لائیں تاکہ یہ سوسائٹی آگے چل سکے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شیرانی صاحب میرے خیال میں آج جمعہ ہے اور وقت نہیں ہے۔ کسی اور نے کوئی point of order raise کرنا ہے۔ جی مولانا صاحب۔

Point of Order raised by Senator Abdul Ghafoor Haideri to Maintain National Consensus

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر مملکت برائے پوسٹل سروسز): شکریہ، جناب چیئر مین! ایک تو آپ کو Chair پر دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ پشاور کا واقعہ، حادثہ بہت بڑا واقعہ ہے۔ اس پر پوری قوم نے یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب نے بروقت اقدام کیا اور تمام پارٹیوں کو یکجا کیا اور سب نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دہشت گردی کا خاتمہ ضروری ہو گیا ہے۔ عسکری قیادت بھی متحرک ہوئی اور یہاں سے اٹھ کر چیف آف آرمی جنرل راحیل شریف صاحب سیدھے افغانستان چلے گئے اور وہاں افغانستان کے صدر جناب اشرف غنی صاحب سے ملاقات کی۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ادارے متحرک ہو گئے، پرسوں پھر پارلیمانی پارٹیوں کے meeting تھی۔ پوری قوم نے اسی واقعے پر focus کیا ہوا ہے اور اس کے پیچھے جو عوامل ہیں جو قوتیں ہیں، ان پر focus کیا ہوا ہے کہ ان کا خاتمہ کیا جائے۔ بد قسمتی سے یہ ہوتا ہے کہ یہاں پر اس اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش ہوتی ہے جو کہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔

جناب! ابھی ہماری ایک colleague خاتون سینیٹر صاحبہ فرما رہی تھیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ داڑھی والا کوئی اچھا مسلمان ہو۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی نہیں کہتا کہ جس نے داڑھی رکھ لی، وہ اچھا مسلمان

ہو۔ میں نے واڑھی رکھی ہے تو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سمجھ کر رکھی ہے اور واڑھی سنت موکدہ ہے، یہ ایک عمل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تضحیک کی، انہیں چاہیے کہ وہ اپنے یہ الفاظ واپس لیں اور اگر وہ واپس نہیں لے سکتیں تو ان کی مرضی ہے۔ مجھے کہنا تھا اور آپ ان الفاظ کو record سے حذف کریں، یہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی توہین ہے۔۔۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے واڑھی کے ساتھ ساتھ عمل کی بات کی ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: آپ ذرا خاموش رہیں، میں نے آپ کو تسلی سے سنا ہے، اگر اس طرح آپ کے منہ میں جو بات آئے، آپ کہتی جائیں، آپ کو کوئی روکنے والا نہ ہو۔ یہ انہوں نے بھی کہا کہ ہم اپنی لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ کا بدلہ لیں گے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ بہت بڑی لیڈر تھیں، اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے، میں ان کے لیے ہمیشہ دعا بھی کرتا ہوں لیکن ان کی پارٹی کی پانچ سال حکومت رہی، آپ بتائیں کہ کیا آپ ایک قدم بھی اس case کی طرف آگے بڑھے، کسی مجرم کو کیفر کردار تک پہنچایا، اب آپ دعویٰ کرتی ہیں کہ ہم بدلہ لیں گے، ہم بدلہ لیں گے۔ جناب! میں عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ یہاں پر ہر طرح کی باتیں ہوتی ہیں لیکن آپ اقتدار میں رہے ہیں، ایسا بھی نہیں ہے کہ آپ کا اقتدار نہیں تھا، آپ اقتدار میں رہ کر بھی اس شہید مرحومہ کے قاتلوں کو گرفتار نہ کر سکے، نہ کٹسے میں لائے۔ اس طرح کی باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے، قوم میں ایک یک جہتی پیدا ہوئی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس یک جہتی کو برقرار رکھنا چاہیے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ جمعہ کی نماز میں بہت کم وقت ہے۔ جی سعید غنی صاحب! آپ کا کوئی point ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائڈنگ آفیسر: جی سعید غنی صاحب۔

Point of Order Raised by Senator Saeed Ghani Regarding Creation of a Fund for Fighting Terrorism

سینیٹر سعید غنی: جناب چیئرمین صاحب! کل APC کی meeting ہوئی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک تاریخی اتفاق رائے پیدا ہوا ہے۔ میں حکومت سے صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ

جب تک دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے، ہمیں اس وقت تک قومی اتفاق رائے کی بہت ضرورت ہے۔ کچھ اطلاعات بھی ایسی ہیں کہ حکومت بجلی اور گیس کی قیمتیں بڑھانے جارہی ہے، اگر وہ قیمتیں بڑھیں گی تو حزب اختلاف کی جماعتیں اس پر حکومت کی مخالفت کریں گی اور بہت زیادہ ماحول خراب ہوگا۔

جناب! دوسرا ایک privatization کا سلسلہ ہے جو انہوں نے بہت تیزی سے شروع کیا ہوا ہے، اس کو بھی فوری طور پر روکا جانا چاہیے، اگر حکومت یہ توقع کرتی ہے کہ حزب اختلاف کی جماعتیں اس پوری جنگ میں ان کے ساتھ کھڑی ہوں، یہ حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسے اقدامات کو روک دے جن سے تقسیم ہونے کا اندیشہ اور خدشہ ہو۔ ہاں اگر حکومت کو اس جنگ میں پیسوں کی ضرورت ہے تو یہ ممکن ہے کہ وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے لیے ایک fund قائم کرے۔ اس ملک کا ہر آدمی جو دہشت گردی کو اس ملک کے لیے وبا سمجھتا ہے، وہ اس fund میں بڑھ چڑھ کر حصہ ڈالے گا۔ اس سے آپ کے پاس پیسا بھی آئے گا اور قوم میں ایک جذبہ، جوش اور ولولہ بھی پیدا ہوگا، اس طرح انہیں احساس ہوگا کہ دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں ہمارا بھی حصہ ہے تو حکومت کو کچھ ایسی چیزیں بھی کرنی چاہئیں۔

جناب پریذیڈنٹ آفیسر: جناب کرنل (ریٹائرڈ) طاہر حسین مشہدی صاحب! آپ دو منٹ میں اپنا point of order مکمل کر لیں کیونکہ وقت بالکل ختم ہے۔

Point of Order Raised by Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi Regarding Victimization of People of Karachi by Police

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب چیئر مین! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین! آپ اچھی طرح جانتے ہیں اور پورا پاکستان جانتا ہے کہ ہمارے ملک میں police کا ایک culture ہے کہ لوگ arrest ہو کر تھانے میں مفت جاسکتے ہیں، وہاں سے چھوٹنے کے لیے عزت اور جیب کو خطرہ ہوتا ہے اور جب تک پیسے نہ دیں، وہاں سے باہر نہیں نکلتے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پختونوں کو victimize کیا جا رہا ہے کیونکہ police ہر موقع کو پيسا کمانے کا ذریعہ بنالیتی ہے تو میں اس کو condemn کرتا ہوں، وہ پختونوں کو پيسا کمانے کے لیے arrest کر رہے ہیں اور تھانے میں بٹھا رہے ہیں۔ ہمارے کراچی میں جو مہاجر بھائی ہیں اور اردو بولنے والوں کی population ہے، اس کو بھی victimize کیا جاتا ہے۔ Karachi Police notorious ہے، وہ 100 بچوں کو روز پکڑ کر تھانوں میں لے جاتے ہیں، 80 کو چھوڑ

دیتے ہیں، صبح لاکھ روپے مانگتے ہیں اور رات کو دس، دس ہزار میں چھوڑ دیتے ہیں، اس طرح وہ روزانہ کروڑوں روپے کماتے ہیں۔ خدا کے لیے یہ جو بہت بڑی tragedy ہوئی ہے جو ہمارے بچوں اور فرشتوں کے ساتھ درندروں نے جو کچھ کیا ہے، اس کو اپنی کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں۔ ہمارے law and order کے جو protectors ہیں تو law enforcers and law breakers میں فرق ہونا چاہیے تو وہ اس کو اپنی کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: The House stands adjourned to meet again on Monday 29th December, 2014 at 4.00pm.

[The House was then adjourned to meet again on Monday
29th December, 2014 at 4.00p.m]

Index

Mr. Shahid Khaqan Abbasi	3, 4
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi	21, 22
Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq.....	3
سینیٹر حمزہ	14
سینیٹر خالدہ پروین	2
سینیٹر سعید غنی	24
سینیٹر سعیدہ اقبال	18, 19
سینیٹر عبدالرؤف	11
سینیٹر عثمان سیف اللہ خان	11
سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشدی	25
سینیٹر محمد زاہد خان	5, 6, 10
سینیٹر مشاہد حسین سید	15
سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری	23, 24